147287- بیوی اپنے چچازاد کے ساتھ معاملات میں تساہل سے کام لیتی ہے

سوال

میری بیوی اپنے رشتہ داروں سے ملنے گئی اور وہاں جا کر رات تین بجے تک اکیلے ہی اپنے چچازاد بیٹے کے ساتھ بیدار رہتی، اور دو بار اس نے اس کے سوئے ہوئے کی تصویر بھی اتاری اور ایک بار اس کا بوسہ بھی لیا، ہمیشہ اس کے پہلو میں بیٹھتی، اس عمل سے میری بیوی کے چچازاد بیٹے کی بیوی بہت پریشان تھی، اور اسی طرح میں بھی پریشان رہا میں نے اسے بتایا کہ تم جو کچھ کر رہی ہو وہ غلط ہے اور شرعا جائز نہیں.

میری بیوی دینی التزام کرتی ہے، میں نے اسے اس کے چچازاد بیٹے سے زائد دین کا التزام کرنے والا پایا ہے، اور وہ بھی زائد التزام کرتی ہے، ہمارے مابین اس موضوع کے بارہ میں کچھ اختلاف پیدا ہو گئے ہیں.

میری بیوی کا کہنا ہے کہ وہ اس کے بھائی کی طرح ہے یہ علم میں رہے کہ میری بیوی کی عمر تینتالیس 43 برس اور اس کے چچازاد کی عمر تینتیس 33 برس ہے، اور اب وہ کہتی ہے کہ اس نے کوئی غلط کام نہیں کیا.

جب میں ان کے پاس گیا تو ان کے اکثر معاملات مجھے پسند نہیں آئے، اب میں اپنے اس معاملہ میں پریشان رہتا ہوں وہ کہتی ہے تم میرے بچوں کے باپ ہو، اور وہ میرا چچازاد ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں.

اس سلسلہ میں اب ہمارے اختلافات اور بھی زیادہ ہو گئے ہیں اور ممکن ہے نتیجہ طلاق تک پہنچ جائے، ہمارے پانچ بچے بھی ہیں برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ اس نے جو کچھ کیا ہے کیا وہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

دین اسلام نے مرد کے لیے ایک اجنبی
عورت کے ساتھ معاملات کرنے کے اصول و ضوابط مقرر کیے ہیں، اس لیے آنکھیں نیچی رکھنے
کا حکم دیا گیا ہے، اور اسی طرح اجنبی مرد و عورت کی خلوت بھی حرام ہے، اور اجنبی
عورت سے مصافحہ کرنا بھی منع کیا گیا ہے.

اور عورت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا
سارا بدن چھپا کر رکھے، اور بات چیت لہک لہک کر نرم لہجہ میں مت کرے، اس طرح معاشرہ
بالکل صاف اور شفاف بن جاتا ہے، اور خاندان بھی سلیم و محفوظ رہتا ہے، اور شر و
فساد اور برائی کے سارے دروازے بند ہو جاتے ہیں.

اس سلسلہ میں آپ کو کتاب و سنت کی
نصوص و دلائل سوال نمبر (10744)
کے جواب میں مل سکتے ہیں آپ اس کا مطالعہ کریں.

بلاشک و شبہ آپ کی بیوی نے ان حدود
سے تجاوز کر کے اپنے چچازاد کا بوسہ لے کر اور اکیلے دونوں کا رات بیدار رہ کر حرام
کردہ عمل کا ارتکاب کیا ہے، بلکہ ایک اجنبی شخص سے نظریں نیچی نہ رکھنا فی ذاتہ
معصیت و گناہ ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مومن مرد و عورت دونوں کو ہی نظریں
نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے.

یہ دلیل دے کر کہ چچازاد بھائی کی
طرح ہے اس طرح کے امور میں تساہل سے کام لیا ایک بہت بڑی قبیح غلطی ہے، اس طرح کتنے
ہی خاندان ایسے ہیں جو مصیبت کا شکار ہو چکے ہیں، اس لیے چچازاد بیٹا بھی عورت کے
لیے باقی اجنبی مردوں کی طرح ہی ایک اجنبی شخص ہے.

بلکہ اس کا ضرر و نقصان تو باقی
مردوں سے زیادہ شدید ہو سکتا ہے، کیونکہ اس کے ساتھ معاملات میں تساہل برتا جاتا
ہے، اور اسی طرح خاوند کے باقی رشتہ دار مردوں کے بارہ میں بھی مثلا دیور اور خاوند
کا چچازاد.

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تھا:

"تم عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب
کیا کرو.

ایک انصاری شخص نے عرض کیا: اے اللہ
تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذرا خاوند کے رشتہ دار مرد کے متعلق تو بتائیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: یہ دیور تو موت ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5232) صحیح
مسلم حدیث نمبر (2172).

لیث بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" الحمو سے مراد خاوند کا رشتہ دار
مرد چچازاد وغیرہ ہے.

امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں
رقمطراز ہیں :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان :

" دیور تو موت ہے " کا معنی یہ ہے کہ
دوسری کی بجائے اس سے زیادہ خطرہ ہے، اور اس سے زیادہ شر و برائی متوقع ہے اس لیے
کہ اس کا عورت کے پاس بغیر کسی تنکیر کے جانا ممکن ہونے کی بنا پر زیادہ فتنہ بن
سکتا ہے، لیکن ایک دوسرا اجنبی شخص ایسا نہیں.

یہاں حمو سے مراد ہر وہ مرد ہے جو
خاوند کے باپ دادا اور بیٹوں کے علاوہ دوسرا رشتہ دار ہو، کیونکہ خاوند کا والد اور
دادا اور بیٹے یہ بیوی کے محرم ہیں ان کے ساتھ خلوت جائز ہے، انہیں موت کا وصف نہیں
دیا جائیگا، بلکہ اس سے مراد بھائی اور بھائی کا بیٹا، چچا اور چچازاد وغیرہ دوسرے
غیر محرم رشتہ دار ہیں.

عام طور پر لوگ ان کے بارہ میں تساہل
اور سستی سے کام لیتے ہیں تو یہی موت ہے، حالانکہ دوسرے اجنبی شخص سے بالاولی ان سے
ممانعت پائی جاتی ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں " انتہی

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (
13261) کے جواب کا مطالعہ کریں.

جب عورت اپنے رشتہ داروں سے اپنا
چہرہ نہیں چھپاتی تو یہ خلوت اور ان سے نرم لہجہ میں بات چیت اور مصافحہ سے کم
نہیں.

آپ پر واجب ہے کہ اس مسئلہ میں اپنی
بیوی کے سامنے حلال و حرام کی حدود واضح کردیں، اور اسے اور اس کے چچازاد کو
نصیحت کریں کہ وہ قابل مذمت تساہل سے باز آجائے اور اجتناب کرے، کیونکہ اللہ
سبحانہ وتعالی نے آپ سے آپ کی ذمہ داری اور رعایا کے بارہ میں باز پرس کرنی ہے،
اور آپ اپنی بیوی کو آگ سے محفوظ رکھنے کے مامور ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

**{اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے
اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے شدید
قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم نافرمانی نہیں کرتے، اور وہی کرتے ہیں جو انہیں
حکم دیا جائے}** التحریم (6).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے:

"تم میں سے ہر ایک ذمہ دار اور حاکم
ہے اس سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی، حکمران ذمہ دار اور حاکم
ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی، اور آدمی اپنے گھر والوں کا
حاکم ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی، اور عورت اپنے خاوند کے
گھر میں حاکم ہے اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال کیا جائیگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (853) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1829).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اللہ تعالی نے جسے بھی کسی رعایا
کا ذمہ دار بنایا اور وہ جس دن مرے تو وہ اپنی رعایا سے دھوکہ کررہا ہو تو اللہ
تعالی اس پر جنت حرام کردیگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6731) صحیح
مسلم حدیث نمبر (142).

آپ کی بیوی سے امید کی جاتی ہے کہ وہ
اللہ سبحانہ وتعالی کی شریعت کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے چچازاد کے ساتھ
معاملات کو ویسے ہی اپنائے جو اس کے پروردگار کو راضی کرے، اور اپنے خاوند کی خیانت
مت کرے، اور پھر عقلمند خاتون تو اپنے خاوند کی رغبت میں مباح چیز بھی ترک کر دیتی
ہے، اس لیے اسے حرام کام تو بالاولی ترک کرنا چاہیے.

اللہ سبحانہ وتعالی سب کو ایسے کام
کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے، اور جن سے راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم.